

رجسٹرڈ نمبر ل ۵۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۴ | ہر ہفتہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے - ۱۴ - اپریل ۱۹۱۶ء عیسوی | نمبر ۱۵

گلدستۂ اخبار

ستر سے زیادہ انگریز امیروں کا تعلق بوساطت مناکحت دشمن کے ساتھ ہے۔

جرمن کا ایک کروڑ پچاس لاکھ پونڈ روسی کفالتوں میں ہے۔

جرمنی میں تازہ دودھ کی قیمت ۲ شلنگ ۳ پنس فی پونڈ ہے۔ یعنی قریباً آدھ سیر دودھ ۱۱عہ کو ملتا ہے۔

جرمنی میں ۱۲-۱۳ سال کی عمر کے لڑکوں کو ۱۳ شلنگ فی ہفتہ مزدوری دی جاتی ہے۔ مگر پھر بھی مزدور نہیں ملتے۔

امریکہ نے گزشتہ سال ۵۰ لاکھ پونڈ کے بیش قیمتی جواہرات فروخت کئے ہیں

کھرٹر کی بپٹسٹ کلیسیا میں پادری

ڈی ٹی سورگن صاحب کا تعارفی جلسہ دو دن تک بڑی کامیابی اور تاثر کے ساتھ ہوا۔

افسوس کہ یکم اپریل سنہ رواں تین بجے دن کے سکاچ مشن جموں کے پادری جے اے الگزنڈر صاحب کی دختر خورد اس دار فانی سے کوچ کر گئی۔ ہمیں پادری صاحب سے دلی ہمدردی ہے۔ اور خدا سے اُن کے لئے دعا ہے۔

اٹلن واقعہ فرانس میں ایک ہسپتال ہے جس میں سارا کام صرف آسٹریلین مستورات ہی سے ہوتا ہے۔

بحر الکاہل کے مونگے کے جزائر میں سے ایک جزیرہ کے باشندے رنڈی کے تیل کو بڑا لذیذ شربت تصور کر کے بڑی بڑی مجلسوں میں اسکا استعمال کرتے ہیں۔

ہاتھی کے سونڈ میں چار ہزار سے زیادہ نسیں اور پٹھے ہوتے ہیں۔

دنیا میں سب سے دراز قد مستورات پہلے انگلستان میں پھر امریکہ میں پائی جاتی ہیں۔ فرانس اسپانیہ میں تیسرے درجہ پر ہے۔

انگلستان کی سب سے دراز قد عورت ۵ فیٹ ½۲ انچ کی ہے۔ اور امریکہ کی پانچ فیٹ دو انچ اور فرانس کی پانچ فیٹ ایک انچ ہوتی ہیں۔

جزائر نیو کیرولین کے جزیرہ اُسپ میں اب تک پتھر کے سکے چلتے ہیں۔ یہ پتھر کے سکے ایک فیٹ سے لیکر یکصد فیٹ سے زیادہ قطر کے ہوتے ہیں۔

کوریا کی گزشتہ انجیلی مہم میں ۱۲ ہزار متلاشی آئے تھے۔

یہودی مشن کے منسٹری متعلقہ جگہ میں یہودیوں کے درمیان بڑے جوش سے کام کر رہے ہیں۔ جن کی کوشش سے کئی ایک یہودی مسیحی ہو گئے ہیں

تار برقیات

لنڈن ۱۰ اپریل - پیرس - جنگ وردن کے پچاسویں دن جو جرمن نے جارحانہ حملہ کیا وہ اس تاریخ کا ایک خاص کمیونیکے کا مضمون ہے اس میں درج ہے کہ ساری رات گولہ باری ہوتی رہی اور خصوصاً موٹ ہام پہاڑی کی سمت کو تھا۔ کمیونیکے میں اس امر کی تصدیق کی گئی ہے۔ کہ موٹ ہام پہاڑی پر کل جرمنوں کا سخت نقصان ہوا۔ جبکہ اُن کا سخت حملہ پسپا کر دیا گیا تھا۔ خصوصاً نیم شام کے وقت پہاڑی نمبر ۲۹۵ پر جو پہلی قطار خندقوں کی تھی اُس میں ۵۰۰ گز تک جرمنی گھس گئے اور فرانسیسیوں نے نہایت سے سپاہی قید کر لئے - وشراڈوں کے ایک چھوٹے سے مشرقی جنگل میں میوز کے مشرق کی طرف ایک سخت معرکہ ہوا تھا۔ ہم ڈاومنٹ کے جنوب کیطرف بڑھ گئے۔ میوز کی پہاڑیوں کے دامن میں دیہات واقعہ وور پر سخت گولہ باری ہوتی رہی۔

اس کمیونیکے کے آخر میں ذکر ہے کہ کل کے معرکوں میں جو وردن پر ہوئے جرمنوں نے ۲۰ کیلومیٹر سے زیادہ کے محاذ پر ایک عام حملہ کرنے کی کوشش کی۔ مگر جرمنوں کو کوئی نمایاں کامیابی نہ ہوئی۔ خصوصاً سخت ترین کوششوں اور ان نقصانات کو مد نظر رکھتے ہوئے جس کی تصدیق ہماری قطاروں کے سامنے کشتوں کے پشتوں سے ہوتی تھی۔

لنڈن ۱۱ اپریل - پیرس - کمیونیکے سادی ہے کہ میوز کے مغرب میں گولہ باری متواتر بڑھتی ہوئی شدت سے جاری تھی۔ جرمنوں نے دوپہر کے وقت ہاکوٹ سے تھمن کورٹ علاقہ تک فورجز کے نالہ کے جنوب کیطرف ہمارے مورچہ پر حملہ کیا۔ اگرچہ اُن کے حملے سخت تھے اور جو دشمن کو بہت مہنگے پڑے تھے۔ تو بھی ہماری قطار اپنی جگہ سے نہ ہلی اس کے بعد موٹ ہام سے کیومرس تک کے ہمارے مورچہ پر جو انہوں نے حملہ کرنے کی کوششیں کیں جس کے بعد سخت توپ خانہ مشغول کار رہا تھا۔ ہماری آتشباری نے اُن کا منہ توڑ دیا۔

دشمن نے میوز کے مشرق میں باور پہاڑی پر سخت گولہ باری کی اور دن کے اختتام کے قریب ہمارے اُن مورچوں پر کئی ایک حملے کئے۔ جو کیلٹ کے جنگل میں تھے۔ مگر ہر جگہ ان کے حملے پسپا کر دیے گئے۔ ووور میں توپ خانہ کی غیر معمولی مشغولیت۔ اور باقی ماندہ محاذ پر نسبتہً خاموشی تھی۔

۸ تاریخ کو علاقہ وردن میں رات کے وقت ہوا میں ایک فرانسیسی ناخدا نے ایک فوکر کو نیچے گرایا۔ ۹ تاریخ کو ایک اور فوکر ہوائی جہازوں کو برباد کرنے والی توپوں کے ذریعہ سے نیچے اتار لیا گیا۔ شامپین میں ہماری صف کے اندر ایک تیسرا فوکر نیچے اتار لیا گیا۔ مشین بیکار اور ناخدا گرفتار کر لیا گیا ایک جرمن ہوائی جہاز نے نینسی میں آتش بم کے گولے پھینکے۔ ہلکا سا مالی نقصان ہوا۔

لنڈن ۱۱ اپریل - ٹائمز کے فوجی کارسپانڈنٹ نے اُن جرمن فوجوں کی فراہمی اور موجودگی کا ذکر کیا ہے جو وردن پر حملہ کر رہی ہے بیان ہے ۲۲ ڈویژنیں میوز کے بائیں کنارہ پر اور ۲۲ ڈویژنیں میوز کے دہنے کنارے پر مشغول جنگ ہیں۔ صرف دو محفوظ ڈویژنیں دستیاب ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ باقی ماندہ ساری ڈویژنیں جنگ سے ہٹائی گئی ہیں۔ اور ان کو درست اور مکمل کر کے پھر واپس بھیجا گیا ہے۔

کل محاذ پر کوئی جارحانہ حملہ نہیں ہوا۔ مرکزی حقیقت یہ ہے کہ جرمن کل مغربی محاذ پر جارحانہ حملے کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ وردن پر اور سوم کے شمال میں فوجوں کی دو مجتمع گروہ ہیں۔ باقی کے محاذ پر برائے نام اُن کا قبضہ ہے اس میں کچھ شک نہیں کہ جرمنوں کے حالات نہایت ہی پر تفکرات و تردوات ہے۔ ممکن ہے کہ برٹش محاذ پر کوئی سخت مدافعات نمودار ہوں کیونکہ اغلب ہے کہ جرمن ہماری اس ڈھیل کے سبب سے سخت جنگ کرنے پر آمادہ ہو جائیں فرانسیسیوں کو اپنی قابلیت پر بھروسہ ہے کہ وہ وردن پر حملہ کرینگے اور برطانیہ کے حق میں بھی وہ بھروسہ رکھتے ہیں۔ کہ جب ہم اپنے محاذ پر حملہ کرینگے۔ تو وہ جرمنوں کی ۴۳ ڈویژن کو سنبھالے رہینگے۔

پنسک کے جنوب مغرب میں جرمنوں نے کشتیوں میں سوار ہو کر روسی مورچوں تک پہنچ جانے کی کوشش کی مگر نہ پہنچ سکے سٹیر پہاڑی پر بھی روسیوں نے ایک خندق جرمنوں سے لے لی گہری برف اور کوہ قاف میں بے شمار خستگانوں کے باوجود روسی ڈابکر کی جانب بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ علاقہ بطلیس میں روسیوں نے متعدد حملات کو ناکام کر دیا ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

زنانہ میڈیکل کالج دہلی کی مختصر تواریخ

زنانہ میڈیکل کالج دہلی کی جس کا افتتاح ۱۷ فروری کو بڑی تزک و شان کے ساتھ ہو چکا ہے ایک مختصر تاریخ ہمارے ناظرین کے لئے فائدہ سے خالی نہ ہوگی۔ لہٰذا ہم اس وقت اس کا کچھ مختصر بیان اُس تقریر میں سے جو ہسپتال کی کمیٹی کے میر مجلس سر پارڈی لوکس نے اس تقریب پر کی تھی یہاں درج کرتے ہیں۔ سر پارڈی لوکس صاحب نے اپنی ابتدائی تقریر میں کہا ...... ۱۹۱۲ء میں علیہ حضرت لیڈی ہارڈنگ صاحبہ مرحومہ نے یہ دریافت کرتے ہوئے کہ کیا وجہ ہے کہ اعلیٰ درجہ کی ہندوستانی مستورات نے اس قدر تھوڑی تعداد میں فن طبابت کی جانب رجوع کیا ہے۔ اس حقیقت سے متاثر ہو کر کہ ہندوستان میں کوئی ایسا میڈیکل کالج نہیں ہے۔ جہاں مستورات علیحدہ اس فن کی تعلیم حاصل کر سکیں اور جہاں سے وہ اس فن میں اعلیٰ ڈگریاں حاصل کریں۔ اور کہ جسکا نتیجہ یہ ہے کہ مستورات کو اعلیٰ درجہ کی طبی تعلیم مردانہ پروفیسروں ہی سے مردانہ کالج میں دی جاتی ہے۔ بالکل صحیح طور پر یہ نتیجہ نکالا کہ اصل وجہ یہی تھی جس کے سبب سے قابل مستورات کافی تعداد میں ترقی نہیں کرتیں۔ بس مطابق اس کے انہوں نے ایک سکیم تیار کی تاکہ ہندوستان میں ہندوستانی مستورات کے لئے اعلیٰ درجہ کی طبی تعلیم کا یہ ضروری وسیلہ مہیا کیا جاوے۔ اور انہوں نے یہ ارادہ کیا کہ دہلی میں ایک کالج اور اس کے متعلق ایک ہسپتال قائم کیا جاوے جس میں عورتوں کو اعلےٰ طبی تعلیم دی جائے اور مستورات کے علاج معالجہ کے طریق سکھائے جائیں۔ انہوں نے یہ بھی تجویز نکالی کہ کالج اور ہسپتال کے متعلق نرسوں کی تعلیم کا بھی انتظام کیا جائے اس معاملہ پر نہایت غور و فکر کرنے کے بعد عام تخمینہ لگایا گیا جس سے ظاہر ہو گیا کہ ابتدائی خرچ (۱) ایک سو طلباء کے لئے کالج (۲) ۱۵۰ بستروں کا ایک ہسپتال اور (۳) پچاس نرسوں کی تعلیم کے ایک مدرسہ کے لئے باستثناء قیمت زمین عنقریب ۱۵ لاکھ روپیہ درکار ہوں گے۔ مزید براں تخمینہ کیا گیا ہے کہ اس کا سالانہ خرچ عنقریب ایک لاکھ روپیہ کے ہوگا

ان امور کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر اکسیلنسی نے اپنے احباب و دیسی ریاستوں سے اپیل کی اور قریب ½۱۵ لاکھ روپیہ کے عطیات کا وعدہ ہو گیا۔ ان فیاضوں کے نام اور ان کے عطیات کی رقوم سنگ مرمر کی ایک پٹیا پر لکھے جائیں گے۔ اور وہ پٹیا کالج کے ہال کے مدخل میں لگائی جائے گی وہ نام اور اُن کے عطیات نیچے درج ہیں

ہز ہائینس دی مہاراجہ آف جے پور	۳۰۰۰۰۰ روپیہ
" " " گوالیار	۲۰۰۰۰۰ روپیہ
" " " پٹیالہ	۱۲۵۰۰۰ "
" دی نظام آف حیدر آباد	۱۰۰۰۰۰ "
" دی مہاراجہ آف بڑودہ	۱۰۰۰۰۰ "
ہز ہائینس دی مہاراجہ آف اودے پور	۱۰۰۰۰۰ روپیہ
" " " جودھپور	۱۰۰۰۰۰ "
" " " کوٹہ	۱۰۰۰۰۰ "
مہارانی جھتوا	۱۰۰۰۰۰ "
مہاراجہ بہادر آف دربھنگہ	۵۸۴۳۷ "
ہز ہائینس دی مہاراجہ آف اندور	۵۰۰۰۰ "
دی بیگم آف بھوپال	۳۰۰۰۰ "
دی ہائینس ڈاوگر مہارانی اور مہارانی آف گوالیار ۔	۳۰۰۰۰ "
ایچ ایم ولوبا ٹرسٹ	۲۵۰۰۰ "
ڈاوگر بیگم آغا خاں	۲۰۰۰۰ "
دیگر عطیات	۱۰۰۰۰۰ "

ان کے علاوہ مہاراجہ جموں و کشمیر نے ۳۵۰۰ روپیہ سالانہ چندہ دینے کا وعدہ کیا۔ اور گورنمنٹ ہند نے ایک لاکھ روپیہ سالانہ کا گرانٹ منظور فرمایا۔ اور ڈفرن فنڈ کاونسل کی سنٹرل کمیٹی نے ہندوستان کے لئے زنانہ میڈیکل سروس کی تین طبی مستورات کی تنخواہیں دینے کا ذمہ اپنے اوپر لے لیا۔ جو پروفیسریکا کام کریں گی۔ نیز اس کمیٹی نے ۲۵-۲۵ روپیہ ۱۸ سنٹرل کمیٹی کے سالانہ وظیفے طلباء کے لئے منظور کئے۔ ان عطیات سے قریب ۲۰ ہزار روپیہ سالانہ کی آمد ہو جاتی ہے ایک بلڈنگ کمیٹی مقرر ہوئی۔ اور مسٹر بیگ نے تمام تجاویز اور نقشے تیار کئے۔ اور مسٹر کیلنگ کی زیر نگرانی کپتان گریم نے اسٹیمیٹس مرتب کئے۔ اس طرح ہر اکسیلنسی اپنے انگلستان کو تشریف لے جانے سے چند روز پہلے ۱۷ مارچ ۱۹۱۴ء اس کالج کا سنگ بنیاد رکھنے کے قابل ہو گئیں۔ افسوس کہ آپ وہاں سے تشریف نہ لاسکیں۔ اس وقت سے کام برابر مستعدی کے

سائفہ جاری ہے۔ اور بیگ اور نگلین اور سردار نارائن سنگھ صاحبان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے اس کے علاوہ اور عطیات بھی ہوئے۔

لیپ کے سال کا آغاز

کہتے ہیں کہ ۱۲۸۸ء میں سکاٹ لنڈ کی پارلیمنٹ نے ایک آئین منظور کیا تھا کہ ہر میسٹ مجسٹی مارگریٹ کے عہد حکومت میں پراوٹی یا اعلےٰ خاندان کی ہر ایک کنواریاں اور عورتیں اس شخص سے بات چیت کرنے کی آزادگی پائیں جس کو وہ پسند کرتی ہو۔ اور اگر وہ شخص اس کو اپنی بیوی بنانے سے انکار کرے تو اس کنواری یا عورت رنڈوہ کو حق حاصل ہوگا کہ وہ اس شخص پر یکصد پونڈ یا اس سے کم جرمانہ کرے۔ مطابق اس شخص کی حیثیت کے۔ یا وہ شخص یہ ثابت کرے کہ اس کی نسبت کسی اور عورت سے ہو چکی ہوئی ہے۔ اس صورت میں وہ شخص انکار کر دینے کا حقدار اور مجاز ہوگا ملکہ مارگریٹ کی وفات کے بعد سکاٹ لنڈ کی مستورات کچھ ایسی شوخ اور غوغائی ہو گئی تھیں کہ اپنے حقوق پر باقاعدہ اصرار کرتی اور زور دیتی تھیں۔ کہ پارلیمنٹ کو انہیں دبانے اور مطمئن کرنے کے لئے ایک قانون مرتب کرنا پڑا۔ کہ مستورات اس دستور پر چوتھے سال عمل کیا کریں۔ پس اس وقت سے یہ عام دستور پڑ گیا کہ ہر چوتھے سال کو معلوم کرنے کے لئے اس کو چار پر پورا تقسیم کر دیا کرتی تھیں اور جو سال چار پر پورا تقسیم ہو جاتا تھا اس کو وہی مقررہ سال سمجھ لیا کرتی تھیں۔

شعرا زرافشاں کو قلمی امداد سے فراموش نہ کیجئے

نیا جنگی بجٹ

مسٹر میکینا نے حال ہی میں ہاؤس آف کامنز کے روبرو۔ یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ جنگ تمام مالی سال کے اندر جاری رہیگا۔ یہ کہا کہ اصل خرچ جنگ کا ۱۵۵۹۰۰۰۰۰۰ پونڈ تھا۔ کل مالی امداد جو اتحادیوں اور ماتحت سلطنتوں کو دی گئی ۳۱۶۰۰۰۰۰۰ پونڈ تھی۔ کل محاصل ۳۳۷۰۰۰۰۰۰ پونڈ تھا۔ ۲۲۲۰۰۰۰۰۰ پونڈ کی کمی جنگی قرضہ ۔۔۔۔۔۔۔ پونڈ بانڈس کی فروختگی سے ۴۱۵۰۰۰۰۰۰ پونڈ انگلو فرنچ قرضہ اور ٹریژری بلس کی فروختگی کے بقایا سے ۵۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ سے پوری کر لی گئی تھی۔ اُس نے کہا کہ ضروری امر ہے کہ خرچ بڑھ جائے۔ اس سال کے لئے اُس نے خرچ کا تخمینہ ۱۸۲۵۰۰۰۰۰۰ پونڈ لگایا جس میں سے ۱۵۰۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ براہ راست جنگ کا خرچ ہوگا۔ جو جنگی اتحادیوں کو اور ماتحت سلطنتوں کو دیا جائے گا اس کی رقم ۶۴۰۰۰۰۰۰ پونڈ ہوگی اس نے توقع ظاہر کی کہ فوجی خدمات میں بڑی کفایت شعاری برتی جائے گی۔ اور اعلیحضرت ملک معظم کے شاہانہ عطیہ کا اُس نے شکریہ ادا کیا۔

یوروپین ایسوسی ایشن کی رائے جرمن مشن کے بارے میں

قبل ازیں کسی وقت ہم دکھا چکے ہیں کہ یوروپین ایسوسی ایشن گورنمنٹ ہند کو بڑے زور سے یہ مشورہ دے رہی ہے۔ کہ جرمن مشن کا بعد اختتام جنگ ہندوستان میں آنا بالکل مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ وہ گورنمنٹ کے سخت خلاف رہی ہے۔ اور اب بھی ہے۔ ایک دو مثالیں قبل ازیں بیان کر دی گئی ہیں مزید امور اس کے بارے میں یہ ہیں کہ ۶ اپریل کو ایسوسی ایشن کلکتہ نے گورنمنٹ ہند کو ایک خط لکھا ہے۔ جس میں مذکورہ بالا بات کی جانب زور سے توجہ دلائی ہے۔ ان میں کئی ایک واقعات ہیں سے جن کی بنا پر اس ایسوسی ایشن نے گورنمنٹ کی توجہ کو اس طرف پھیرا ہے۔ ایک تو اس کے مسیحی اور اصلی قلیوں کی شورش کا ذکر کیا ہے۔ جو حال ہی میں چھوٹا ناگپور سے ان مفویانہ میلانوں کو اپنے ساتھ لائے تھے جو جرمن مشنریوں نے اپنے نظر بند ہونے کے پیشتر ان میں پیدا کر دیئے تھے اور اس کے ثبوت میں بہار اور اڑیسہ کی گورنمنٹ کے ۳۰ مارچ ۱۹۱۶ء کے ایک سرکاری اعلان کا حوالہ پیش کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ اس امر کے بارے میں کوئی ثبوت نہیں کہ جو شورش چھوٹا ناگپور کے اوراؤن کے درمیان رونما ہوئی تھی۔ اُس کے ذمہ دار جرمن مشنری ہیں۔ تو بھی اس شورش کے نمایاں ہونے کا خیال کرنا بھی مشکل ہے۔ اگر جرمن مشنری کسی نہ کسی طرح اس علاقہ سے تعلق نہ رکھتے ہوتے۔ علاوہ ازیں یوروپین ایسوسی ایشن کونسل کا یہ بھی بیان ہے کہ اُن کو معتبر خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ چھوٹا ناگپور کے جرمن مشنوں کے راہب خانے یا خانقاہیں اُمید رکھتی اور یقین کرتی ہیں کہ جنگ کے بعد جرمن مشنری لوگ پھر واپس آئیں گے۔ اور چھوٹا ناگپور کے بشپ صاحب کا انتظام صرف عارضی طور پر تھوڑے عرصہ کے لئے ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی باتیں ہیں۔ جن کی بنا پر اس کونسل نے گورنمنٹ ہند کو مشورہ دیا ہے۔ کہ گورنمنٹ مکمل طور پر ایسا اعلان دے جس میں کوئی غلطی کا امکان باقی نہ رہ جائے کہ جنگ کے بعد جرمن مشنیں۔ یا

جرمن مشنریوں کو ہندوستان میں آنے کی مطلق اجازت نہ دیجائے - اور کوئی ایسی روش اختیار کرے جس سے کہ جرمن مشن کا کام آگے کو مستقل طور پر برطانوی مسیحی جماعتوں کی طرف سے سنبھالا اور چلایا جائے۔

ایک انگریز ڈاکٹر کا ترکوں کے ہاتھ سے بچ نکلنا

کلکتہ کی خبر ہے کہ میجر ڈبلیو سی سکاٹ آئی ایم ایس جو بغداد میں تھا اور مسقط میں میڈیکل آفیسر اور پولیٹکل ایجنٹ رہ چکا ہے - ایک موقعہ پر ترکوں کے ہاتھ میں گرفتار ہو گیا تھا چونکہ اس کے پاس روپیہ بہت سا تھا اُس نے اپنے داروغہ جیل کو جو ترک تھا۔ بڑی بھاری رشوت دی۔ اُس ترک نے رقم شکریہ کہا۔ اس روپیہ نے جو تم نے مجھے دیا ہے - میری آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے - پس میں ۲۴ گھنٹوں تک اندھا رہونگا۔ میجر موصوف اس اشارہ کو سمجھ گیا - اور جیل خانہ میں سے فرار ہو گیا - مگر اس معینہ عرصے کے گزر جانے کے بعد اُس نے دہائی مچا دی اور ایک رسالہ ڈاکٹر مذکور کے تعاقب میں روانہ کیا گیا - لیکن اس اثنا میں میجر تو اُن کی دسترس سے نکل چکا تھا - اُس نے جاتے ہی ایک کشتی کا فوراً بندوبست کر لیا - اور اُس میں سوار ہو کر خطرہ سے باہر نکل گیا - تھوڑے ہی عرصہ کے بعد تعاقب کرنے والے ترک بھی ساحل پر آپہونچے - بیسیوں بندوقیں میجر کی طرف داغیں - مگر میجر صحیح و سلامت نکل گیا - اور بصرہ میں آگیا جہاں وہ اب سول سرجن کے عہدہ پر ممتاز ہے - بصرہ میں اس کے گھر میں آگ لگا دی گئی تھی مگر خوش قسمتی سے وہ اور اُس کی بیوی اور ایک بچہ تینوں بچ نکلے۔ میجر سکاٹ کلکتہ پورٹ ٹرسٹ کے چیف انجنیر مسٹر جان سکاٹ کا بھائی ہے۔

رومانیہ کی تیاری

رومانیہ اور بلغاریہ کے درمیان بھی اب کچھ جنگی تیاریوں کے نشانات نظر آنے لگے ہیں - چنانچہ حال ہی کی خبر ہے کہ چونکہ بلغاریہ کے ساتھ رومانیہ کا لب و لہجہ بڑا مخدوش نظر آتا ہے - اس لئے رومانیہ کی پارلیمنٹ کے اجلاس برابر ہو رہے ہیں - بلغاریہ اب رومانیہ کو دھمکی دے رہا ہے اور رومانیہ کی گورنمنٹ اسبات کی سخت کوشش کر رہی ہے کہ اگر بلغاری فوج کی طرف سے کچھ بھی ناجائز حرکت ہوئی تو فوراً اس کے مقابلہ کے لئے تیار ہے - بلغاری اخبارات لگاتار رومانیوں کے خلاف جنگ پر اصرار کرتے ہوئے رومانیوں کو دق کر رہے ہیں - بلغاری وزیر مقیم بخارسٹ پر یہ الزام لگایا گیا ہے - کہ دو بروجا میں جو حال میں رومانیہ نے علاقہ فتح کیا ہے - اس میں مذکورہ بالا بلغاری وزیر نے خورش پھیلا رکھی ہے - یہ بھی خبر موصول ہوئی ہے کہ دو بروجا کو دھمکانے کے لئے چند بلغاری ڈویژن روانہ کر دیئے گئے ہیں - رومانیہ کی پبلک چاہ رہی ہے کہ بلغاری وزیر واپس بلا لیا جائے - رومانیہ کی گورنمنٹ نے بلغاریہ کی روش کی طرف اتحادی کیبنٹ کو توجہ دلائی ہے -

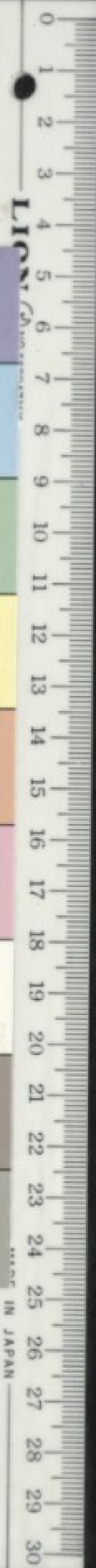
ایک بلغاری راہب جو سالونیکا سے حال ہی میں لندن میں وارد ہوا ہے - وہ خبر دیتا ہے کہ ایک واقعہ سرویہ میں ایک رجمنٹ نے غدر کر دیا اپنے افسروں اور بلغاریوں کے خفیہ پولیس کے سردار انسپکٹر گف کو بھی قتل کر ڈالا ہے۔

آسٹریا ہنگری کی طاقت

مارننگ پوسٹ کا بخارسٹ نامہ نگار رپورٹ دیتا ہے کہ چالیس (چالیس لاکھ) آسٹریا ہنگری کی فوج حرکت میں آئی ہے یہ تعداد جس میں ۵۵ - ۵۵ برس کے سپاہی بھی بھرتی ہیں - اور اگرچہ قانونی طور پر ۴۵ سے ۵۵ برس کی عمر کے آدمی معرکہ میں نہیں جا سکتے ہیں - تو بھی یہ اُن کی سب سے آخری کوشش نظر آتی ہے - ان میں سے روسی محاذ پر ۱۷۰۰۰۰۰ - اطالوی محاذ پر ۵۰۰۰۰۰ اور بلقان میں ۲۰۰۰۰۰ آدمی بھیجے گئے ہیں باقی کی فوج ابھی زیر تعلیم ہے - ایک قابل اعتبار اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے - کہ فروری کے شروع تک آسٹریا ہنگری میں سے ۵۵۰۰۰۰ آدمی مارے گئے ۲۱۱۰۰۰ زخمی ہوئے - اور ۴۷۸۰۰۰ آدمی اسیر ہو گئے ہیں - یہ تعداد روسی محاذ پر کی ہے - بلقان میں ۱۱۷۰۰۰ کام آئے - ۲۶۶۹۰۰ زخمی ہوئے - ۸۰۰۰۰ اسیر ہوئے ۶۳۷۰۰ مارے گئے - ۲۱۸۷۰۰ زخمی ہوئے - اور ۳۰۵۰۰ آدمی اٹالوی محاذ پر اسیر ہوئے - میزان ان سب کا عنقریب ۱۰۰۰۰۰۰ آدمی مارے گئے - قریباً ۵۰۰۰۰۰ زخمی ہوئے - اور متفرق محاذوں پر واپس بھیجے گئے - تخمینہ کیا گیا ہے کہ ۴۰۰۰۰۰ سے زیادہ ہنگری کے سپاہی مارے جا چکے ہیں -

---

نورافشاں کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کیجئے



جرمنی میں خوراک کی قلت

(مارننگ پوسٹ کا بیڈن کارسپانڈنٹ کہتا ہے کہ ۱۰ اپریل کو بیڈن سیٹ کا قانون داخل کرے گا جس کے ذریعہ سے ۵ اونس گوشت یومیہ اور سکسن کی طرف سے اٹھارہ اونس روپڑی کا گوشت فی ہفتہ دیگا مگر پروشیا نے اس معاملہ کو مونسپلٹیوں کے ہی ذمہ ڈال رکھا ہے۔ سوئٹزرلینڈ نے خوراک کے وہ چھوٹے چھوٹے پارسل جرمنی میں روانہ کرنے بند کر دیئے ہیں جو وہ وہاں کے سوئٹزرلینڈ باشندوں کے واسطے بھیجا کرتا تھا۔ کیونکہ جرمن ان پارسلوں کو ضبط کر لیا کرتے اور انکے مساوی قیمت ادا کر دیا کرتے تھے۔ اخبار ٹیلیگراف کو ہیگ سے معلوم ہوا ہے۔ جرمن فوجوں کے درمیان جو بلجیم میں رہتی ہیں سخت غدر ظہور میں آئے ہیں۔

جرمنی کی بے قراری

(براہ لندن مسٹر فرم) کی خبر ہے کہ جرمن ڈاکٹر وون بیتھمن ہالوگ نے جرمن پارلیمنٹ میں ایک تقریر کرتے ہوئے برطانیہ کی ناکہ بندی پر سخت اعتراض کئے ہیں۔ اور نہایت ہی سخت بدلہ لینے کی برطانیہ کو دھمکی دی ہے۔ اُس نے کہا کہ اُن کے دشمنوں کی تقریروں نے صلح کی کوئی گنجائش باقی نہیں چھوڑی۔ مسٹر اسکوتھ نے جو پروشیائی فوجی طاقت کی کُلی اور آخری بربادی کو صلح کی کسی قسم کی خط وکتابت کی ابتدائی شرط سمجھا ہے۔ تو اس کا ہم صرف ایک ہی جواب رکھتے ہیں۔ اور وہ جواب ہماری تلوار دے گی۔ مزید کہ آئندہ کو جرمنی جیسے

پر سخت طور پر محفوظ رہے۔ ہم تو صرف کہ ہیں اپنی حمایت ہی کے لئے شریک ہوئے تھے۔ مگر اب صورت تبدیل ہو گئی ہے۔ اُس نے یہ اصرار بھی کیا کہ پولنڈ ایک آزاد خود مختار ریاست ہے۔ اور ہمیں اسباب کا یقین دلانا چاہئے۔ کہ بلجیم فرانس اور انگلنڈ کی آسامی نہ ہو جائے گا۔ نو آبادیات کی قسمت کا فیصلہ بر اعظم پر ہوگا۔ چانسلر مذکور نے متحدہ طاقتوں کے تجارتی جنگ کے خیال پر بہت ناک بھویں چڑھائیں۔ اور اسباب پر اصرار کیا کہ صلح ہمیشہ کے لئے ہونا چاہئے۔ ساتھ ہی یہ خبر ہے کہ اس تقریر سے جرمنی میں بڑی بے قراری اور فکر پیدا ہو گئی ہے۔ خصوصاً اس کی وہ کمزوریاں جو بلجیم کے بارے میں اشارات سے پیدا ہوئی ہیں۔ ایمسٹرڈم ہی کی یہ بھی خبر ہے کہ جرمن گورنمنٹ نے خوراک کی قلت دن بدن بڑھنے کے سبب سے جرمن نے تمام کافی چاء اور چکوری ضبط کر لی ہے۔

ریویو

پولوس رسول کا دوسرا خط کرنتھیوں کو

پادری آرتھر گرو تھوریٹ بی۔ اے نے اس پر انگریزی زبان میں تفسیر کی ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء میں ہندوستان کے بشپ صاحبان کی ایک سنڈ منعقد ہوئی تھی جس میں رنگون اور لاہور کے اسقفان عالیشان ایک کمیٹی مقرر ہوئے تھے۔ تاکہ اُن کی نگرانی میں نئے عہدنامہ کی ایسی عالمانہ تفسیریں تیار اور شائع کی جاویں جن کی بنیاد بڑے بڑے انگریز مفسروں کی تفاسیر پر قائم ہو۔ اور ساتھ ہی اُن میں مشرقی مذاہب کے خیالات اور حالات کے ایسے اشارات ہوں جو مسیحیوں اور غیر مسیحیوں ہر دو کو مفید ہوں۔ تفسیر زیر ریویو اس سلسلے کی پہلی کتاب ہے۔ اور اپنی قسم کی سب سے پہلی۔ زبان نہایت سلیس۔ زود فہم اور آسان ہے۔ مطالب بخوبی واضح اور روشن کئے گئے ہیں۔ تفسیر کا حق کما حقہٗ ادا کیا گیا ہے طرز عالمانہ ہے۔ نوٹس اگرچہ مختصر ہیں۔ مگر مضامین سے معمور ہیں۔ ہندوؤں کے قدیم اور جدید مذہبی خیالات کا مسیحی تعلیمات سے مقابلہ کیا گیا ہے۔ خصوصاً اُن الحاقی نوٹوں میں جو ہر باب کے آخر میں درج ہیں۔ یہ نوٹ نہایت ہی دلچسپ مفید اور سبق آموز ہیں۔ اگر ایک مرتبہ پڑھنا شروع کرو تو ختم کئے بغیر چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ اس تفسیر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندو مذہب مسیح تک ہندوؤں کو پہونچانے کے لئے اُستاد ہے۔ ہندو مذہب کی تمام مذہبی آرزوؤں کا تکملہ مسیح ہے اور کہ جب تک ہندو لوگ مسیح کو قبول نہ کریں۔ تب تک ان کی مذہبی آرزوئیں ہرگز پوری نہیں ہو سکتیں۔ لہذا ہم اپنے ناظرین سے بزور سفارش کرتے ہیں کہ اس قابل اعتبار اور بالکل نئی طرز کی اور مفید تفسیر کو ضرور خریدیں۔ اور اس سے فایدہ اُٹھاویں۔ قیمت مبلغ عہ ہے۔ اور ایس پی سی کے ڈیپازیٹری۔ ویپری مدراس سے دستیاب ہو سکتی ہے۔ ہم کمیٹی مذکورہ بالا سے سفارش کرتے ہیں کہ جو مسیحی ایسی کتابوں کے مطالعہ کی لیاقت رکھتے ہیں۔ اور شائق ہیں مگر کم استطاعت ہیں۔ اُن کے لئے قیمت کم کر دیجائے تو بہت اچھا ہوگا۔

مراسلات

لیکچر نمبر ۱

(یہ وہ لیکچر ہے جو مسٹر چندو لال صاحب بی اے نے بمقام بیاس ٹیچرز کانفرنس میں دیا۔ اور میں اختصاراً اس لیکچر کو ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ راقم جارج ملٹن نائب لودیانہ)

یوحنا ۱۰: ۱۱-۲۰

ان آیات میں خداوند مسیح بھیڑوں کا ذکر کرتا ہے۔ جس کو جُملہ طور سے ہم سب ہی سمجھ سکتے ہیں۔ ہم یاد رکھیں کہ خداوند مسیح کی بھیڑوں کو تلاش کرنا اُن کے لئے دعا و فکر کرنا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ اس میں جان خرچ ہوتی ہے بہت سی مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان آیات میں ہم دیکھتے ہیں خداوند مسیح نے کہا۔ مزدور بھاگ جاتا ہے۔ کیونکہ وہ مزدور ہے۔ اس کے دل میں بھیڑوں کی محبت نہیں ہے۔ وہ چرواہا نہیں ہے۔ اس لئے وہ کسی خطرے کا مقابلہ نہیں کرتا۔ اپنی جان لے کر بھاگتا ہے جس وقت بھیڑیا آتا ہے۔ ہم یاد رکھیں بھیڑوں کو ڈھونڈنا ان کے لئے دعا کرنا پرسنل ورک یا شخصی خدمت ہے۔ بھیڑیں مزدور کو نہیں جانتیں۔ کیونکہ خوب پہچان جاتی ہیں۔ کہ یہ شخص مزدور ہے۔ بناوٹی چرواہا ہے۔ جو شخص اپنا فرض ادا کرتا۔ وہ اُس کی آواز کو نہیں سُنتیں۔ کیونکہ وہ نہ صرف بناوٹی چرواہا ہے بلکہ اس کے دل میں ان بیش قیمت جانوں کی کچھ قدر و منزلت نہیں وہ اپنے جسم کو پیار کرتا۔ مگر بھیڑوں کو نہیں ہم یاد رکھیں کہ جسمانی محبت اور روحانی محبت میں بہت فرق ہے۔ اِن بھیڑوں کے لئے جو روحانی محبت ہمارے دلوں میں ہو سکتی ہے۔ وہ فقط مسیح میں ہو کر مل سکتی ہے۔ اور کس طرح یہ محبت ہم مسیح میں حاصل کر سکتے ہیں؟ (یہ ایک بڑا سوال ہے)

ہم پطرس کی زندگی پر غور کریں۔ کہ وہ پہلے کس طرح مسیح کا انکار کرتا اور پھر کس طرح مسیح کے لئے وہ اپنی جان تک دینے کو مستعد رہتا ہے۔ یہاں پطرس کی زندگی کے دو حصے ہیں۔

اوّل صلیب سے پہلے۔ دوسرا صلیب کے بعد

وہ پطرس جس نے پہلے مسیح کا انکار کیا بعد مسیح کا کیسا شاگرد بن گیا۔ خداوند مسیح نے اُس سے سوال کیا کہ پطرس تو میرے حق میں کیا خیال رکھتا ہے۔ پطرس نے کہا تو خدا کا بیٹا زندہ مسیح ہے اس وقت پطرس نے مسیح کے جسمانی بدن میں خدا کی صورت کا دیدار حاصل کیا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ مسیح کے دوست اُس کو چھوڑتے تھے۔ خداوند مسیح نے شاگردوں سے سوال کیا۔ پطرس نے کہا اے خداوند ہم کہاں جائیں زندگی کی باتیں تو تیرے پاس ہیں۔ اس وقت پطرس کے دل میں مالک کی خاص محبت ہے۔ لیکن تاہم ابھی مسیح کی اصل محبت کا لطف اُسے حاصل نہیں ہوا تھا۔ آخری رات پطرس نے دعوے کیا تھا کہ اے خداوند میں تجھے نہیں چھوڑونگا۔ سب تجھے چھوڑ دیں تو چھوڑ دیں۔ مگر میں تو تیرے ساتھ ہی مروں گا۔ مسیح نے کہا شمعون! مرغ بانگ نہ دیگا کہ تو میرا انکار کرے گا۔ (وہ زمین و آسمان کے مالک کی نگاہ اس وقت پطرس کے دل کے [illegible] پھر رہی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ پطرس انکار کریگا۔) آخر کیا ہوا۔ پطرس نے انکار کیا۔ جب لوگ مسیح پر مخول کرتے سردار کاہن اُس پر الزام لگاتے۔ ایک چھوٹی سی لونڈی (خیال کرو) پطرس سے کہتی ہے۔ کہ تو بھی اس آدمی کے ساتھ تھا۔ پطرس کہتا ہے میں تو اسے جانتا بھی نہیں (پطرس میں اب بزدلی آجاتی ہے۔) اور جس وقت پطرس نے تین بار مسیح کا انکار کیا۔ مسیح نے عجیب نظر اس پر ڈالی۔ اور ایسی نظر جس کی پطرس برداشت نہ کر سکا۔ اُس کا دل ٹوٹ گیا۔ باہر جا کر زار زار روتا ہے اور کہتا ہے اے میں نے کیا کیا۔ مسیح کی نظر نے اگرچہ اس کو شکستہ کر دیا تھا لیکن پطرس کا ایمان نہیں گیا۔ البتہ اس کے دعوے کی بزدلی اُس پر کھل گئی تھی۔

یہوداہ اسکریوطی نے اپنے خداوند کو پکڑوا کر مروا ڈالا۔ اس کا ایمان بالکل کھو گیا تھا۔ لیکن پطرس کے دل میں اس بات کا تجربہ ہو گیا تھا کہ خداوند نے میرا گناہ معاف کر دیا۔ اس واقعہ کے چند دنوں کے بعد اُس کی زندگی میں عجیب تبدیلی ہوئی ہوگی۔ وہ گنہ کے سمندر میں ہلاک ہوتے ہوتے بچ گیا تھا۔ وہ جان گیا کہ میں تو مر چکا تھا۔ لیکن مسیح نے مجھے جلایا۔ چنانچہ جب صلیب کے بعد ہمارا خداوند پطرس سے سوال کرتا ہے۔ کہ کیا تو سب سے زیادہ مجھے عزیز رکھتا ہے؟۔ پطرس حلیمی سے کہتا ہے کہ ہاں اے خداوند تو جانتا ہے۔ اب پطرس کوئی دعوے نہیں کرتا وہ اپنی پہلی جلد بازی کے تمام صدمات کا مطالعہ و تجربہ کر چکا ہے۔ اب جواب دینے میں کیسا حلیم نظر آتا ہے۔ یہی مسیحی تبدیلی ہے۔ اب خداوند مسیح ایک خدمت اس کے سپرد کرتا ہے۔ اور کہتا ہے میری بھیڑوں کو چارہ دے۔ جیسا یسوع

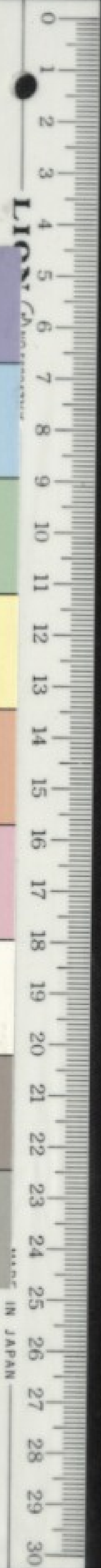
خداوند مسیح ہم سے ہر ایک کو کہتا ہے۔ اگر تم مجھے عزیز رکھتے ہو اور اگر تم نے میری صلیب کا مزہ چکھ لیا ہے اور مجھے دیکھ لیا ہو تو میرے گلہ کی نگہبانی کرو۔ مسیح کی محبت ہم کو مجبور کرتی ہے کہ ہم اسکے گلے کی نگہبانی کریں۔

شخصی خدمت کا جوش یا اعلےٰ تعلیم۔ یا فلاسفی یہ کام نہیں کر سکتی جو مسیح ہم سے چاہتا ہے۔ یہ کام جب ہوگا۔ جبکہ مسیح کی محبت کا اصلی تجربہ ہم کریں گے۔ اس کا دیدار ہم دیکھ لیں گے۔ اور جان لینگے کہ اُس نے ہمارے تمام گناہوں کو معاف کیا۔ اس نے اپنی جان ہمارے بدلے دی۔ بھائیو! اگر مسیح نے ہم کو گناہ سے بچایا۔ اور اگر یہ سچ ہے کہ مسیح ہمارے لئے مصلوب ہوا۔ اگر یہ سچ ہے کہ وہ ہمارے لئے آسمان سے اُتر آیا۔ اگر یہ سچ ہے کہ وہ آ گیا۔ اور زندہ ہوا تو بھائیو بھیڑوں کی نگہبانی کرنے میں پیچھے مت ہٹو۔ اگرچہ یہ بڑا نازک کام ہے۔ مگر ایمان اور مسیحی محبت کے تجربے کے سامنے بالکل آسان ہو سکتا ہے۔ مسیح ہمارے لئے زندہ نمونہ ہے۔ بھائیو میرا ایمان ہے کہ وہ ہر روز ہم سے کلام کرتا ہے۔ مسیح روزانہ زندگی میں ہماری مدد کرتا ہے۔ اگر ہم ایک دفعہ اُس کا کلام سُن لیں تو ہم جانیں گے کہ وہ ہمارے ساتھ ہے۔ میں ایک دفعہ بڑے مشہور سائنٹفک کی کتاب پڑھ رہا تھا۔ اُس میں ایک جگہ لکھا تھا کہ مسیح سائنس کے لحاظ سے اپنے ایمانداروں کی مدد کرتا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ یہ سچ ہے یا نہیں۔ لیکن یہ سچ ہے کہ وہ مسیح جو دو ہزار برس پہلے اس زمین پر تھا۔ وہ مسیح جس نے پطرس سے سوال کیا۔ آج ہر ایک سے کلام کرتا ہے۔ ہم اس کی سننے پر مستعد رہیں۔ دعا میں۔ کلام کے مطالعہ میں۔ مقدسوں کی رفاقت میں اُس کی حضوری کو محسوس کریں۔ وہ غیر حاضر نہیں ہے۔ یوحنا کی انجیل ۱۴ باب ۲۰ آیت میں مرقوم ہے۔ کہ خداوند مسیح اور باپ۔ دونوں ہمارے پاس آئینگے۔ یہ کیسا تسلی بخش کلام ہے۔ خداوند مسیح ہمارے پاس آئیگا۔ اور ہمارے ساتھ سکونت کریگا۔ کاشکہ یہ تجربہ ہم سے ہر ایک کو ملے۔ تب مسیح کی محبت ہم کو مجبور کرے گی۔ کہ ہم اُن بھیڑوں کو لائیں جو مسیح سے ابھی دور ہیں۔ اور اپنے اصلی چرواہے کی تلاش میں ہیں۔ تب ایک گلہ اور ایک چرواہا ہوگا۔

ایک سچا پرچارک

ایک روز صبح کے وقت میں اشنان کرنے کے لئے رشی کیش کے نزدیک جو سادہوؤں کی ایک خاص جگہ ہے۔ گنگا کے کنارے جا رہا تھا کچھ فاصلے پر بہت سے سادھوؤں کو جمع دیکھ کر میں بھی اُن کی طرف گیا۔ وہاں پہنچ کر اس منڈلی کے بیچ ایک نوجوان سادھو کو ہاتھ میں ایک انجیل لئے کچھ سناتے پایا۔ گو وہ ایک کالا کرتا پہنے ہوئے تھا پر اُس کا نورانی چہرہ دل کی صفائی اور پاکیزگی کا ثبوت دے رہا تھا بعض تو بڑے غور سے اُن کی باتیں سُن رہے تھے۔ مگر اکثر اُن میں سے گالیاں دیتے اور بُرا بھلا کہتے رہے۔ پر اس خدا کے پیارے پرچارک نے ذرا پرواہ نہ کی۔ بلکہ گالیوں کے بدلے انہیں دعائے خیر دے رہا تھا۔ اتنے میں ایک ویراگی نے ریت کی مٹھی بھر کے اُن کے منہ پر ماری۔ اور اُن کی آنکھیں ریت سے بھر گئیں۔ یہ ناحق ظلم اور زیادتی دیکھ کر میرا خون اُبل آیا۔ میں نے اُسے پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا۔ پر جب اس سچے سنیاسی کو معلوم ہوا تو ہاتھ منہ دھو کے وہیں پہونچا۔ اور بجائے اس کے کہ وہ اس پر نالش کرے۔ اُلٹا اس کے لئے معافی کا خواستگار ہوا جب بابا سیتارام نے یہ دیکھا تو سوامی جی کے قدموں پر گر پڑا اور رو رو معافی مانگنے لگا۔ کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ اس گودڑی میں لعل چھپے ہیں۔ افسوس مجھ پر کہ آپ کی آنکھوں میں ریت ڈالنے سے پیشتر شیطان نے میری آنکھوں میں ریت ڈال دیا۔ جس سے میں اس محبت بھرے دل اور پرم گورو یسوع کرشٹ کو جو آپ کے دل میں بستا ہے۔ نہیں دیکھ سکا۔ میں ایسے ہی گورو کی تلاش میں تھا جو میرے دل سے کرودھ اور ساری گندگی نکال کر شانتی بھر دے۔ سو اب میں نے پا لیا۔ پا لیا۔ پا لیا! میں یہ کیفیت دیکھکر بڑا حیران ہوا۔ کہ ایسا سخت دل ایک دم موم ہو گیا اور اس بے غرض اور خدا رسیدہ سادھو کے ذریعہ سے مسیح کا داس بن گیا۔ یہ ہے مسیح کا سچا سیوک جو گنگا کے کنارے پر بیٹھ کر ڈوبتے ہوؤں کو بچاتا۔ آدمیوں کا مچھوا بن کر انہیں ہلاکت سے بچاتا ہے۔ (متی ۴: ۱۹) اب وہ اپنے چیلے کو ساتھ لیکر پہاڑوں کی طرف چلے گئے ہیں۔ تاکہ وہاں بھی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو راہ راست پر لاویں۔ کیلاس پربت کے مسیحی مہرشی کے پاس بھی جائیں گے۔ افسوس ہے کہ میں بوجہ طبیعت کے ناساز ہونے کے اُن کے ہمراہ نہ جا سکا۔

عزیز دوستو یہ ہمارے لئے ایک نمونہ ہے کہ ایک جوان جس نے آرام کی حالت میں نازو نعمت سے پرورش پائی۔ اب تمام آرام و نفع بلکہ سب دنیاوی نعمتوں پر لات مار کر اپنی جوانی کے دنوں میں



اپنے نجات دہندہ اور ہموطنوں کی سیوا کر رہا ہے اب تک میرا خیال تھا کہ عیسائیوں میں کوئی اونچی ذات کے اور شریف آدمی نہیں ہیں۔ اور نہ ہی اور کوئی ایسا شخص ہے جس کو ہم کامل سنیاسی کہہ سکیں۔ لیکن **سوامی سندر سنگھ** جی کو دیکھ کر میری غلط فہمی دور ہو گئی۔ کہ عیسائی دھرم میں ایسے شخص موجود ہیں جو اوروں میں ڈھونڈے نہیں ملتے۔ اگر ایسا شخص ہندو مسلمانوں میں ہوتا تو نامعلوم وہ کیا **سمجھا جاتا**۔ پر عیسائیوں میں ابھی وہ قدر دانی کی روح پیدا نہیں ہوئی۔ شاید یہ نئی تہذیب کا اثر ہے۔ جو طرح طرح کے فیشن کی طرف مائل ہے۔ میں اپنے ہندو مسلمان بھائیوں کو صلاح دیتا ہوں۔ بلکہ بمنت عرض کرتا ہوں کہ تعصب کو دور کر کے اُن کی صحبت سے فائدہ اُٹھائیں کیونکہ جس طرح خدا کسی خاص مذہب کا نہیں۔ بلکہ سب کا ہے۔ اسی طرح ایسے مہاتما پُرش بھی سب کے سانجھے ہیں۔ جو ہمیں فائدہ پہنچانے کے لئے ایشور کی طرف سے بھیجے گئے ہیں۔ سوامی سندر سنگھ سیدھے سادے اور عام آدمی معلوم پڑتے ہیں۔ لیکن جب آپ گفتگو کرینگے تو معلوم ہوگا۔ کہ کیسے قیمتی جواہرات کی کان اُن کے اندر موجود ہے یہ اُن کی ذاتی خوبی نہیں پر یہ **خداوند یسوع** کی صحبت اور پیروی کا نتیجہ ہے۔ اُن کے دلی اطمینان کی یہ کیفیت ہے کہ گرمیت پڑنے کے سبب سے آنکھوں میں سخت درد تھا۔ اور ۳۰ گھنٹے تک بھوکے رہے پر چہرہ کی بشاشت ثابت کر رہی تھی کہ وہ پوشیدہ من کھاتے ہیں جس کو دنیا نہیں جان سکتی۔ مگر وہی جانتا ہے جس کو یہ حاصل ہے۔ (مکاشفہ ۲: ۱۷) اگرچہ میں کئی ایک برس سے انجیل کا مطالعہ کر رہا ہوں پر چند شکوک کی وجہ سے مسیح کی پیروی سے رکا رہا۔ اب خدا کا شکر کرتا ہوں کہ اُس نے مہاتما جی کو یہاں بھیجا جن کی صحبت سے میرے تمام شکوک اس طرح دور ہو گئے جیسے سورج کی آمد سے تاریکی۔ کیونکہ آفتاب صداقت ان میں سکونت کرتا ہے۔ میں عرصہ دراز سے اطمینان قلبی کے لئے کوشش کرتا رہا۔ بڑے بڑے علما۔ پنڈت اور سنیاسیوں کے قدموں میں بیٹھ کر ویدوں اور شاستروں کی تعلیم پاتا رہا۔ اور سخت ریاضت کی۔ لیکن حقیقی اطمینان سوائے خداوند یسوع کے اور کہیں نہ ملا۔ اب اس شکریہ میں میں چاہتا ہوں کہ اپنی زندگی اُس کی خدمت کے لئے سپرد کر دوں۔ میں سوامی جی کا منتظر ہوں کہ وہ اپنے دست مبارک سے مجھے بپتسمہ دیں۔ آخر میں ناظرین نور افشاں کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنی پرارتھنا میں یاد فرما کر مشکور فرمائیں۔ تاکہ میں بھی روح القدس سے معمور ہو کر سوامی سندر سنگھ جی کی طرح پربھو یسوع مسیح کا سچا پرچارک بن جاؤں ✣

راقم آپ کا سیوک

(سوامی) ودیانند

تلاوت اعمال

اعمال ۱: ۱۲-۱

۳. بالاخانے پر آیت ۱۲- مسیح کا عروج اور شاگردوں کے یروشلم میں ٹھہرنے کا بیان لوقا ۲۴: ۵۰-۵۳ میں بھی پڑھو۔ اور ان چار لفظوں پر خاص غور کرو۔ برکت، سجدہ، خوشی، حمد۔

(۱) وہ برکت دیتا ہوا گیا۔ اور برکت دیتا ہوا آئیگا۔ (اعمال ۱: ۱۱) اسی طرح اب بھی روح کے ذریعہ برکت بھیج رہا ہے۔

(۲) شاگردوں نے عروج کرتے ہوئے مسیح کو سجدہ کیا۔ اُس کے عروج سے اُس کی الوہیت اُن پر زیادہ منکشف ہوئی۔ کاشکہ ہمارے سامنے اُس کی الوہیت کا کامل ایسا منکشف ہو کہ ہماری زندگی سدا اُس کے آگے سجود کی زندگی بنے۔

(۳) شاگرد بڑی خوشی سے لوٹے کیونکہ

(ا) فتح اسی کو ملی جس پر موت اور قبر نے شادیانہ بجانے کی کوشش کی تھی۔

(ب) اس کی فتح میں ہماری فتح ہے۔ پڑھو ا قرنتی ۱۵: ۵۴-۵۷ تک

(ج) اُس کے عروج میں اُس کی تاجپوشی ہے۔ دانی ایل ۷: ۱۳ و ۱۴۔ اور اُس کی تاجپوشی میں ہماری بھی تاجپوشی ہے دانی ایل ۷: ۱۸ اور ۲۲ و ۲۷۔

(د) وہ جو بہت ہارے بیٹھے تھے۔ عروج نے اُن میں نئی روح کے ساتھ نئی ہمت ڈالدی کہ وہ ایمان کی آنکھوں سے اُسے باپ کے دہنے ہاتھ تخت نشین دیکھ کر جنگ کریں۔ زبور ۱۱۰: ۱ و زبور ۲: ۶-۹

(۴) پس اب سے اُن کی زندگی کا پہلو بدل گیا اور وہ حمد کرنے لگے۔ کیا ہماری زندگی حمد کی زندگی بن گئی۔

آیت ۱۳ و ۱۴ ہیکل میں حمد کرتے تھے۔ اور بالاخانہ پر ایک دل ہو کر دعا مانگتے تھے۔ دعا اور حمد دونوں سے ہماری زندگی بنتی ہے۔ زیادہ تر خلوت میں دعا موثر ہوتی ہے۔ اس لئے بالاخانے پر وہ خاص دعائیہ میٹنگ کرتے

تھے اور ہیکل میں گاتے تھے۔

"بالاخانے پر چڑھے" انہوں نے خداوند کے حکم کی تعمیل کی اعمال ۱: ۴ لوقا ۲۴: ۴۹ روحانی برکتوں کے بالاخانے پر چڑھنے کے لئے فرمانبرداری کی سیڑھی پر قدم رکھو۔

"جس میں وہ رہتے تھے" بالاخانہ رسولوں کی عام رہائش کی جگہ تھی۔ خدا کی برکت کسی خاص جگہ پر موقوف نہیں۔ جہاں اس کی عبادت کرو گے وہی اس کا مقدس ہوگا۔ کاش کہ ہندوستان کے مسیحیوں کی عام رہائش کی جگہیں مقدس بن جائیں۔ ہمارے گھروں میں بے ہودہ گفتگو بے ہودہ کتابیں۔ اور بے ہودہ تصویریں نظر نہ آئیں جن سے انسان کا دل زندہ دوزخ بنجاتا ہے۔ اُن کے برعکس ہمارے گھروں سے دعا حمد اور تعریف کی صدا نکلے

"چند عورتیں"۔ رسولوں کے علاوہ بالاخانہ کی جماعت میں چند عورتیں تھیں۔ غالبًا یہ وہی ہیں جن کا ذکر لوقا ۸: ۲ و ۳ میں کیا گیا۔ مسیح نے جو عورت کی نسل ہے۔ سانپ کا سر کچلکر عورتوں کو بڑی سرفرازی بخشی۔ مبارک وہ خاندان اور وہ کلیسیا جہاں عورتیں مسیح میں سرفراز ہیں۔ ان عورتوں میں بڑی خوبیاں تھیں ان میں سے اکثروں نے بُری روحوں اور بیماریوں سے شفا پائی تھی۔ سو یہ بڑی شکرگزار تھیں۔ یہ اپنے مال سے مسیح اور اس کے شاگردوں کی خدمت کرتی تھیں۔

مریم کا ٹوٹا ہوا جھا اس کا عطردان اس محبت کا دائمی نشان رہیگا۔ متی ۲۶: ۱۳۔ میری پیاری بہنوں کیا تمہارے دل میں مسیح کے لئے ایسا ہی پیار ہے کہ گھر عطر کی خوشبو سے مہک گیا؟ یوحنا ۱۲: ۳۔

ساتھ تمہاری کلیسیا تمہاری پاکیزہ۔ خود نثار مسیحانہ محبت سے مہک جائے۔

"یسوع کی ماں مریم"۔ اس بیچاری کو بھی مسیح کی اتنی ہی حاجت تھی جتنی دیگر شاگردوں کو تھی وہ شاگرد بن کر عالم بالا کی قوت سے ملبس ہونے کے انتظار میں اس دعا کے کمرہ میں حاضر تھی۔

"اور اس کے بھائی" مسیح کی قیامت اور عروج نے اس کے بھائیوں کو بھی گھٹنوں پر گرا دیا۔

"ایک دل ہو کر دعا میں مشغول رہے" اس کے سا تفصیل کی باتوں پر غور کرو۔

(۱) ایک دل۔ جماعتی دعا کی کامیابی کی یہی شرط ہے۔ پڑھو متی ۱۸: ۱۹۔ اس میں لفظ اتفاق قابل غور ہے۔ اصلی لفظ کے لفظی معنے ہم آواز ہونے کے ہیں۔ ایک دل ہوئے بغیر ہم آواز کس طرح ہوں۔ کیا ہمارے دلوں میں یکتائی ہے۔ ہماری آپس کی نااتفاقی۔ دشمنی۔ حسد۔ کینہ۔ وغیرہ ہماری دعا کے قاتل ہیں۔

ہماری دعا کی آواز باہم ملتی نہیں۔ گرجے کی چھت تک بھی پہونچتی نہیں۔ کہاں سے جواب آوے گا؟

(۲) "خاص دعا" یونانی میں لفظ دعا کیساتھ ڈیفنیٹ آرٹیکل کا استعمال ہوا ہے۔ جس سے خاص دعا ظاہر ہوتی ہے۔ یعنے باپ کے وعدے کے پورے ہونے کی نسبت دعا کر رہے تھے۔ جس کی بابت اُن کو خداوند سے حکم ہوا تھا اعمال ۱: ۴۔ ہماری دعا اکثر ہوا میں اُڑجاتی کیسی خاص بات کے لئے التجا نہیں ہوتی۔ دعا میں بہت باتیں مت پیش کرو۔

(۳) "مشغول" لگے رہنا۔ خاص اُس برکت کی التجا میں لگے رہو جس کا وعدہ کیا گیا۔

جب تک وعدہ پورا نہ ہو جائے تب تک دعا میں لگے رہو۔ یعقوب کی کشتی کو یاد کرو۔ پیدائش ۳۲: ۲۴ سے ۳۲ تک۔

اپا فراس دعا مانگنے میں ہمیشہ جانفشانی۔ (ایگونائز) کرتا تھا۔ کلسی ۴: ۱۲۔ ہم نے پنجاب کے جان ہائڈ کو اسی طرح دعا میں جانفشانی کرتے دیکھا تھا۔ کاشکہ ہم بھی جانفشانی کے ساتھ دعا میں مشغول رہیں۔

نوٹ:۔ ہر ایک سبق کے ساتھ پہلے سبق کے مابعد کے سوالات کو اپنے گھٹنوں پر ہوکر اپنے سے پوچھو۔

بی۔ بی۔ رائے

سیکم میں مسیحی مذہب کی ترقی۔

چند سالوں سے اس پہاڑی ریاست میں تین مقاموں میں یعنی لاچین۔ لاچھونگ اور سنگتم میں تین مشنری مس صاحبہ رہتی ہیں۔ اور وہ نہایت سرگرمی سے مسیح کی بادشاہت کی خوشخبری پھیلانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ دو برس کا عرصہ ہوا کہ انہوں نے دو جگہوں پر لڑکوں کے لئے مدرسے اور لڑکیوں اور عورتوں کے لئے دو بائبل کلاس کے سکول کھولے۔ اور ہر ایک کام کو بڑی جانفشانی کے ساتھ انجام دینا شروع کیا۔ مگر افسوس کی بات ہے کہ سیکم کے مرحوم مہاراجہ نے لڑکوں کے سکول کا انتظام مشنریوں کے ہاتھ سے چھین لیا۔ اور مسیحی استادوں کو نکال کے ان کے بدلے ایک لاما یعنی بدھ مذہب کے پیرو کو



استاد رکھتا۔ اور بدھ کی تعلیم دینے کے لئے حکم جاری کیا۔ یاد رہے کہ سکم کے باشندے زیادہ تر بدھ کے پیرو ہیں۔ آپ نے مناودں کو بھی نکالنے کی از حد کوشش کی لیکن کچھ بن نہ پڑا کیونکہ آپکی والدہ نے مشنریوں کی مدد کرنے کا وعدہ کیا ہوا تھا۔ ان تین جگہوں میں بہتیرے لوگ خداوند مسیح پر ایمان لائے۔ اور ان کو بھی مہاراجہ مرحوم نے ہر طرح سے ستایا اور کوشش کی کہ وہ اپنے خداوند کو ترک کریں۔ لیکن ان کی یہ کوشش چنداں کامیاب نہ ہوئی اور چند ایک مسیحیوں کو چھوڑ باقی سب کے سب اپنے ایمان پر ڈٹے رہے۔ اور مہاراجہ کی سزا کی دھمکیوں کی کوئی پرواہ نہ کی۔ آخرکار لاچار ہوکر مہاراجہ صاحب نے حکم جاری کیا کہ ادیکھے تین مقاموں کو چھوڑ مشنری کسی اور جگہ میں منادی نہ کریں۔ اور ان گاؤں میں باشندگی کا سکول چھوڑ لڑکوں کے سکول نہ کھولے جاویں۔ اور گاؤں والوں کو یہ حکم دیا کہ کوئی شخص مرد یا عورت یا بچہ۔ مشنریوں کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں اور کوئی مسیحی مذہب کے جلسوں یا دعاؤں وغیرہ میں شریک نہ ہو۔ نہیں تو سخت سزا ملے گی۔ یہ حکم ۱۹۱۳ء میں جاری ہوا۔ جب یہ حکم جاری ہوا۔ اس وقت ایک فرانسیسی عورت وہاں رہتی تھی جو بدھ مذہب کی پیرو تھی مشنک ہے۔ یہ اس کی کاروائی تھی۔ اگرچہ مہاراجہ کی طرف سے ایسا حکم جاری تھا تو بھی خدا کے فضل سے کلام کی بشارت بند نہ ہوئی۔ اگرچہ لڑکوں کا سکول بند تھا تو سلائی کا سکول عجب طرح سے منادی کا باعث ہوا۔ عورتیں اور چھوٹے لڑکے لڑکیاں کام کرنے کے لئے آتی ہیں۔ ہاں البتہ مرد کوئی نہیں آتا تھا۔ شاید مہاراجہ کے دل میں تھا کہ عورتوں سے کیا ڈر ہے۔ عورتیں سکول میں آئیں۔ کپڑا بننا سیکھیں۔ ان کو پہلے تبتی زبان میں لکھنا پڑھنا سکھایا گیا۔ اور زبانی بھی دعا سنایا گیا۔ اور جب لکھنا پڑھنا بخوبی سیکھ لیا۔ تو انجیل کا مطالعہ شروع کرایا گیا۔ اس طرح پوشیدہ طریقہ پر بہت سی عورتوں نے اپنے دل اپنے منجی مسیح کو دے دیئے۔ اور اپنے بال بچوں اور خاوندوں کو بھی مسیح کی تعلیم خفیہ طریقہ پر دیتی رہیں۔ لیکن ظاہرا مسیح کا اقرار کرنے اور بپتسمہ لینے کا موقعہ ہاتھ نہ آتا تھا۔ مشنری اور مناد رات دن دعا کرتے تھے کہ اے خداوند یہ مشکل آسان کر اور راستہ دکھلا۔ دفعتہ تھوڑے ہی دنوں کی بیماری کے بعد مہاراجہ صاحب انتقال کر گئے۔ موقعہ ہاتھ آگیا۔ اور بہت سے مرد عورتیں اور لڑکے لڑکیاں مسیح کی کلیسیا میں داخل ہو گئے۔ اور آجکل ان تینوں جگہوں میں قریباہ ہ عیسائی ہیں۔ خدا کرے کہ اس کی بادشاہت دن بدن پھیلے۔ آمین

راقم:۔ تھرچین۔
ایس اے مشن ہاؤس۔ گھوم۔ دارجلنگ

غزل

یاالٰہی دل کو ہے کیسا قلق
موت آئے یا مٹے اسکا قلق

غم ہی اچھا ہے نہ اچھا ہے قلق
جو دکھایا تو نے وہ دیکھا قلق

کیا یہ غم ہے اور یہ کیسا قلق
سب مٹا دو حضرت عیسیٰ قلق

اس قدر میری طبیعت نرم ہے
حزن کا دیکھا نہیں جاتا قلق

تیری فرقت میں بہت بے چین ہوں
دل پہ شل ابر اک چھایا قلق۔

ہجر کا صدمہ اٹھاؤں کس طرح
رات دن بڑھتا ہے اب میرا قلق

اے ثمر ہے درد غم میں وہ مزہ۔
درد غم سے غم سے ہے اچھا قلق

دیگر

جب دین عیسوی کا جہاں میں ہوا فروغ
ادیان سابقہ کا سراسر مٹا فروغ

اس کو فروغ کہتے ہیں بڑھتا رہے مدام
بڑھکر جو ایک بار گھٹے اس کا کیا فروغ

عیسےٰ کے دم سے صحت عالم کا ہے مدار
رکھتا ہے کوئی چارہ نہ کوئی دوا فروغ

وہ روشنی ہے حضرت عیسےٰ کی دہر میں
خورشید کا بھی سامنے جسکے مٹا فروغ

عیسےٰ کا یہ کرم ہے انہیں کا طفیل ہے۔
ثمر کو بھی اس جہاں میں ثمر ہوگیا فروغ

راقم۔ آر حاکم رائے ثمر۔ جیپور۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیاوی تعلیم کیلئے ایک اعلیٰ پیمانہ پر جاری ہے۔ اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے۔ اسکے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہاؤس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کیلئے ایک خوش وضع حوض۔ عبادت کے لئے گرجا گھر۔ اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید برآں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیمیافتہ ہیں سکول ہذا میں ماہ مارچ کے اختتام پر چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر۔

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

ایڈیٹر مسٹر محمد اسمٰعیل خانصاحب

یہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور اردو فارسی میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے۔ اس میں خوبصورت تصویریں ہیں۔ چندہ سالانہ ۲ روپے ہے۔ اگر ۹ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۱ روپیہ چارج کیا جاتا ہے۔ یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے۔ قیمت ہرحالت میں پیشگی لی جائیگی۔ نمونہ ۲ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔

درخواستیں بنام

دی ریورنڈ ای ایم ویری ڈی ڈی آنریری سکرٹری

سی۔ ایل۔ لودیانہ پنجاب

آئی چاہیں۔

بدہضمی و بیہضمی کے دست کی ٹکیہ ۹۸۶

غذا تحلیل نہ ہونے کو بدہضمی کہتے ہیں جیسے غذا کرنے کے بعد پیٹ کا بھاری رہنا پیٹ میں ریاح ہونا جی متلانا۔ کھٹی ڈکار آنا۔ قوت ہاضمہ کے خراب ہو جانے سے ہوتی ہے جب غذا غیر ہضم کہی جاتی ہے تب پیٹ میں گڑگڑاہٹ ہوتی ہے۔ اور پیٹ پھولتا ہے اور دست ہوتے ہیں۔ اور اسی سے جسم نحیف اور مرض لاعلاج ہو جاتا ہے۔ اس مرض کے ہونے کے اسباب یوں ہیں۔ ضعیفی کا عالم کسی خاص بیماری کے بعد ضعف کا ہونا۔ کم کھانا۔ زیادہ محنت فکر و تردد یا غم اور ان خرابیوں کی حالت میں جو بچہ جننے کے وقت ہوتی ہے۔ ان باتوں کا غور کر کے ڈاکٹر برمن نے بدہضمی کی ٹکیہ بنائی ہے جس سے غذا تحلیل ہوتا ہے اور بدہضمی کی خرابی کو دور کرتا ہے قیمت فی شیشی ۸ محصولڈاک ایک سے ۹ شیشی تک ۵

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودھیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ سے جاری ہے۔ مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کرنے اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۶ء سے حصہ نور پرائمری کی ماجاعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیرنگرانی کر دی ہیں جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام نہایت تسلی بخش ہو گیا ہے۔ شرح خرچ خوراک ۸ فی طالب علم ماہوار اگر ایک خاندان سے ۲ ہوں تو فی کس ۶ ہوگا۔ دھوبی اور کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جن کشنار کرو کو لوکر اور بورڈ گیرام وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت جن کشنار ۸ سے ۱۰ تک گرد کولو ۸ سے ۱۰ تک مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۲ روپے

ہندوستان و پنجاب سے " " ۲ روپے ۸ آنے

غیر ممالک سے " " " ۳ روپے ۴ آنے

قیمت ہرحالت میں پیشگی لیجائیگی۔

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	سششماہی	سالانہ
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	ے
چوتھائی کالم	صہ	ے	للعہ
نصف کالم	ے	للعہ	صعہ
پورا کالم	للعہ	صعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سعہ	ما

ہر ایک دفعہ کیلئے فی سطر دو آنہ پیسے کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں۔

اطلاع ضروری ہے۔ نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جا سکتے (۳) خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار مہینہ میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا (۵) بعض نامہ نگار غلط خط نظم و نثر بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے۔ چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذوں پر ہوں مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پاکثر صاحبان حاشیہ اور نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جس کے پڑھنے سے بڑی دقت ہوتی ہے۔ مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے۔

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اردو الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں نکتہ چین ایڈیٹر کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں۔ چندہ سالانہ حسب تنخواہ ۱ سے ۲ روپے تک۔ نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی کی فتحپور ہسوا یوپی سے طلب کر سکتے ہیں۔

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مہتمم نور افشاں کے لئے مطبع شمیر پریس لودیانہ میں باہتمام ... چھپا۔